سوال

(689) شطرنج کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شطرنج جو عام ہوگئی ہے اس کا کیا حکم ہے ؟ شرعی دلائل سے مفصل جواب ہو تاکہ ہر قسم کا تردّد ختم ہوجائے جو کہ ان وجوہ کی بناء پر پیدا ہوگیا ہے یا کہ عام مدرسین میں سے بعض سے جب یہ پوچھا گیا کہ شطرنج کا کیا حکم ہے تو انہوں نے یہ بتایا کہ اگر شرط لگا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شطرنج ناجائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

ا ج2 1242 حدیث 2410

وہ چیز جس کے ساتھ آدمی کھیلے وہ باطل ہے مگر [illegible] ۲/۱۲۴‘‘

نیز رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

ٍ لَیْسَ مِنْ ذِکْرِا ِ عَزَّوَجَلَّ فَہُوَ (لَغْوٌوَ) لَہْوٌوَسَہْوٌاِلاَّ اَرْبَعَ خِصَالٍ مَشْیَ الرَّجُلِ بَیْنَ الْغَرَضَیْنِ وَتَادِیْبُہٗ فَرَسَہٗ وَمُلاَعَبَتَہٗ اَہْلَہٗ وَتَعَلُّمَ السَّبَاحَۃِ»

چیز جو اللہ عزوجل کے ذکر کے علاوہ ہے وہ لغو اور لہو اور سہو ہے مگر چار چیزیں دو نشانوں کے درمیان آدمی کا چلنا اور اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا اور اپنی بیوی سے کھیلنا اور تیراکی سیکھنا‘‘

«اخرجہ النسائی فی کتاب عشرۃ النساء (ق ۲/۷۴) والزیادۃ لہ والطبرانی فی المعجم الکبیر (۲/۱/۸۹) وابو نعیم فی احادیث ابی القاسم الاصم (ق ۱/۱۷) من طریقین عن محمد بن سلمۃ عن ابی عبدالرحیم عن عبدالوہاب بن بخت عن عطاء بن ابی رباح قال رایت جابر بن عَبْدِا ِ وَجَابِرَ بْنَ عُمَیْرٍ الْاَنْصَارِیَیْنِ یَرْمِیَانِ فَمَلَّ اَحَدُہُمَا فَ

ء سے ہے انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور جابر بن عمیر رضی اللہ عنہ انصاری کو دیکھا کہ وہ دونوں تیر اندازی کر رہے ہیں پس ان میں سے ایک تھک گیا اور بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کہ تو سست پڑ گیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا اور پھر گزشتہ حدیث ذکر کی‘‘

ۃ ج4

حافظ ابن حزم نے ان احادیث پر چند اعتراضات کیے ہیں جو ناقابل التفات ہیں۔

تو ان احادیث سے ثابت ہوا شطرنج بھی جائز نہیں کیونکہ نہ تو یہ ذکر اللہ ہے اور نہ ہی اس کی اباحت کسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے اور مذکورہ بالا احادیث کے عموم سے اس شطرنج کا ناجائز ہونا ہویدا ہے یاد رہے دوسری روایت میں لغو لہو سہو سے مراد باطل ہے جیسا کہ پہلی حدیث سے واضح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

جہاد و امارت کے مسائل ج1ص 455

محدث فتویٰ